O

حقیقت تک پہنچنے کے طریقے کچھ عیاں بھی تھے
مگر کچھ راز اہلِ حق کے سینوں میں نہاں بھی تھے

خمار آلود آنکھوں میں اداسی کے نشاں بھی تھے
ملن کی آرزو بھی تھی، بچھڑنے کے گماں بھی تھے

شعورِ بندگی کے بعد کے اَسرار مت پوچھو
حدودِ آگہی کے بعد اَن دیکھے جہاں بھی تھے

https://emad-ahmad.com/

مَیں اِک نقطہ تھا، اِک مرکز تھا، اِک محور تھا، کیا تھا مَیں
مِرے اندر زماں بھی تھے، مِرے اندر مکاں بھی تھے

سنا ہے ریگزاروں کی طرف تنہا گیا تھا وہ
سنا ہے ریت کے اوپر لہو کے کچھ نشاں بھی تھے

تِری بھیگی ہوئی پلکوں میں ماضی کی کسک بھی تھی
مِری خاموش آنکھوں میں اداسی کے بیاں بھی تھے

علومِ ظاہری اور باطنی دونوں کے رکھوالے
جُنوں والے یہاں بھی تھے، خرد والے وہاں بھی تھے

اگرچہ کہہ رہا تھا تُو کہ بس سچ جھوٹ لکھا ہے
عماد احمد تِری تصنیف میں سود و زیاں بھی تھے

https://emad-ahmad.com/